رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور
فی پرچہ ۲ آنے
یوم:۔ شنبہ ★ ۷ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ★ ۴ فتح ۱۳۳۳ھش ★ ۴ دسمبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۱۷

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۳۰ نومبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت ٹھیک ہے مگر کچھ ضعف ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۳ دسمبر۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت شدید ضعف کے بعد اب الحمد للہ رو بصحت ہے۔ کمزوری میں کمی ہو گئی ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ۔ مکرم محترم خانصاحب فرزند علی خانصاحب ناظر بیت المال ربوہ کو گذشتہ ماہ کی ۲۶ تاریخ کو فالج کا نیا حملہ ہوا تھا جس کا اثر بائیں ہاتھ پر اور ٹانگ پر ظاہر ہو رہا ہے۔ چونکہ دایاں ہاتھ اور داہنی ٹانگ پہلے ہی ماؤف تھی۔ اس لئے اب نہ صرف آپ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں بلکہ کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔ احباب مکرم خانصاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

میر غلام علی خان تالپور اور سندھ اسمبلی کے اڑتالیس ممبروں کی طرف سے ایک یونٹ کی حمایت کا اعلان

پنجاب نے چالیس فی صد نیابت قبول کر کے جس جذبہ کا اظہار کیا ہے وہ اس سے مطمئن ہیں

کراچی ۳ دسمبر۔ مرکزی وزیر میر غلام علی خاں تالپور اور سندھ اسمبلی کے اڑتالیس ممبروں نے گورنر جنرل اور وزیر اعظم کو یقین دلایا ہے کہ جب سندھ کی قانون ساز اسمبلی میں ایک یونٹ کی قرارداد پیش کی جائے گی۔ تو وہ اس کی حمایت کریں گے۔ آج انہوں نے ایک بیان میں چھوٹے صوبوں کے لئے وزیر اعظم کی یقین دہانیوں تحفظات اور منصفانہ نیابت دیئے جانے کے وعدوں کا خیر مقدم کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کی مجلس قانون ساز میں پنجاب نے صرف چالیس فی صد نیابت قبول کر کے چھوٹے صوبوں کو ساٹھ فی صدی نیابت پیش کرنے کے جس جذبہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس سے مطمئن ہیں۔ ان ممبروں نے گورنر جنرل اور وزیر اعظم کو اپنی وفاداری اور کامل حمایت کا یقین دلایا ہے۔ اور کہا ہے کہ جس وقت یہ قرارداد صوبہ سندھ کی مجلس قانون ساز میں پیش کی جائیگی تو وہ اس کی پوری طرح حمایت کریں گے۔

امریکہ ہوا بازوں کا معاملہ اقوام میں پیش کریگا

واشنگٹن ۳ دسمبر۔ امریکہ نے ان تیرہ امریکی ہوا بازوں کا سوال اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنہیں چین میں قید کر دیا گیا ہے۔ مسٹر آئزن ہاور نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ گیارہ امریکی ہوا بازوں کا جو حشر ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کو اس کی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیئے۔ ان ہوا بازوں کو کوریا کی جنگ میں چین میں قید کر لیا گیا تھا۔

ادھر یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے نئی دہلی کے سرکاری حلقوں کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ چین نے ہندوستان کی یہ درخواست رد کر دی ہے۔ کہ ان امریکی ہوا بازوں کو رہا کر دیا جائے۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ چین کے اس انکار کے باوجود ہندوستان ان ہوا بازوں کی رہائی پر اصرار کر رہا ہے۔

سوئی گیس کے چھ کنوئیں مکمل ہو گئے

کوئٹہ ۳ دسمبر۔ مغربی پاکستان کی ابتدائی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے سوئی گیس کے چھ کنوؤں کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ ان کنوؤں میں سات کروڑ مکعب فٹ گیس ذخیرہ کی جا سکے گی۔ اگلے سال یکم اگست سوئی گیس تقسیم کے لئے مرکزوں میں پہنچ جائے گی۔

کولمبو طاقتوں کی کانفرنس

جکارتا ۳ دسمبر۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم نے کہا ہے۔ کہ پاکستان۔ ہندوستان۔ برما۔ لنکا اور انڈونیشیا کے وزرائے اعظم کی کانفرنس اس ماہ کی اٹھائیس تاریخ کو شروع ہو گی۔ اور دو دن جاری رہے گی۔ اسی کانفرنس میں انڈونیشیا کی اس تجویز پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ فروری میں ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کی کانفرنس بلائی جائے۔

بیاسی فلاحین نے ہتھیار ڈالدیئے

تونس ۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تونس میں بیاسی فلاحین نے حکام کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں حکام نے اپنے وعدے کے مطابق انہیں معافی دیدی ہے

الجزائر کے لیڈروں کی درخواست

الجزائر ۳ دسمبر۔ الجزائر کے لیڈروں نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں الجزائر کا سوال اٹھائیں۔

چین جنگ کے خلاف ہے

پیکنگ ۳ دسمبر۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کہا ہے کہ چین جنگ کرنے کے خلاف ہے۔ لیکن وہ دھمکیوں کے آگے سر جھکانے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے یہ بات وزیر اعظم برما مسٹر او نو کے اعزاز میں دی جانے والی ایک دعوت میں کہی انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایشیا کے امن میں کونسا ملک ۳ خلل ڈال رہا ہے۔

چوہدری خلیق الزمان کی انڈونیشیا کے ناظم الامور سے ملاقات

کراچی ۳ دسمبر۔ انڈونیشیا میں پاکستان کے نامزد سفیر چوہدری خلیق الزمان نے کل انڈونیشیا کے ناظم الامور سے ملاقات کی۔ چوہدری خلیق الزمان اس مہینے جکارتا روانہ ہو رہے ہیں۔ چوہدری خلیق الزمان فلپائن میں پاکستان کے وزیر مختار کے فرائض بھی سرانجام دیں گے

پریس کمیشن کے نئے ممبر

کراچی ۳ دسمبر۔ حکومت نے لاء کالج لاہور کے پرنسپل مسٹر عبد القیوم ملک اور روزنامہ ملت ڈھاکہ کے مالک مسٹر رحمت علی کو پریس کمیشن کا ممبر نامزد کیا ہے۔

تجارت اور عام محصول کے سمجھوتے میں شامل ہونے سے جاپان کا انکار

لندن ۳ دسمبر۔ برطانیہ نے جاپان کو تجارت اور عام محصول کے سمجھوتے میں شامل کرنے کی جو شرطیں پیش کی تھیں۔ جاپان نے انہیں رد کر دیا ہے۔ اور دولت مشترکہ کے وزیر لارڈ سوئنٹن نے کل دار العوام میں یہ بتاتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ اس سمجھوتے میں جاپان کو شامل کرنے کے حل پر برابر غور کر تا رہے گا لیکن اس کے ساتھ ہی برطانوی تجارت کا تحفظ بھی ضروری ہے۔

سلے سلائے کپڑے تیار کرنے کے کارخانے

کوئٹہ ۳ دسمبر حکومت نے بلوچستان کے لئے سلے سلائے کپڑے تیار کرنے کے دو کارخانے تیار کئے ہیں۔ یہ کارخانے ان لوگوں کو الاٹ کئے جائیں گے۔ جو ان کی توسیع کے لئے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ لگا سکیں۔

مشرقی پاکستان میں نئے ڈاکخانے

ڈھاکہ ۳ دسمبر۔ مشرقی پاکستان میں اس سال ۷۰ نئے ڈاکخانے کھولے گئے ہیں۔ محکمہ ڈاک و تار مزید ایک سو بیس اور ڈاکخانے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

کینیا کی مجلس قانون ساز میں توسیع

نیروبی ۳ دسمبر۔ اگلے سال سے کینیا کی مجلس قانون ساز میں توسیع کی جا رہی ہے۔ مجلس میں دو افریقی دس ایشیائی اور دس یورپی غیر سرکاری ممبران شامل کئے جائیں گے۔ سرکاری ممبران کی تعداد اکتیس ہے اور حکومت کو قطعی اکثریت حاصل ہے۔

خیرپور کے کپڑے کی مل میں توسیع

خیرپور ۳ دسمبر۔ خیرپور کی ریاستی ٹیکسٹائل ملز اور اس کے ملحقہ اداروں میں توسیع کی جا رہی ہے۔ جس پر تین کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ ۱۹۵۱ء میں اسی کارخانہ نے پندرہ ہزار تکلوں اور پانچ سو کرگھوں سے کام شروع کیا تھا۔ اب اس میں دس ہزار تکلوں اور ڈھائی سو کرگھوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔

برطانیہ اور چین کے درمیان تجارتی سمجھوتے

پیکنگ ۳ دسمبر۔ چین کی وزارت تجارت نے اعلان کیا ہے کہ جو برطانوی وفد تجارتی سمجھوتے کرنے کے لئے چین آیا ہوا ہے۔ اس نے چین سے کئی تجارتی سمجھوتے کئے ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۵۴ء

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر
اتوار - پیر - منگل

پہلا دن ۲۶ر دسمبر بروز اتوار

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر	
۰۰-۹ سے ۳۰-۹ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم		از جلسہ گاہ مردانہ
۳۰-۹ ″ ۰۰-۱۰ تک	افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		از جلسہ گاہ مردانہ
۰۰-۱۰ ″ ۴۵-۱۰ ″	ذکر حبیب	از چوہدری فتح محمد صاحب سیال	از جلسہ گاہ مردانہ
۴۵-۱۰ ″ ۰۰-۱۱ ″	تلاوت قرآن کریم و نظم		
۰۰-۱۱ ″ ۴۵-۱۱ ″	جماعتی تربیت کے متعلق ہماری ذمہ واریاں	سیدہ مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	
۴۵-۱۱ ″ ۰۰-۱۲ ″	حقوق العباد	مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ	

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

یہ سارا مردانہ جلسہ گاہ سے لیا جائے گا جو مندرجہ ذیل ہوگا۔

وقت	پروگرام	مقرر	
۴۵-۱ سے ۰۰-۲ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم		
۰۰-۲ ″ ۴۵-۲ ″	شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	از جلسہ گاہ مردانہ

وقفہ برائے اعلانات

وقت	پروگرام	مقرر	
۵۰-۲ ″ ۳۵-۳ ″	بین الاقوامی کشمکش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب	از جلسہ گاہ مردانہ

۲۷ر دسمبر دوسرا دن - پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۰۰-۹ سے ۱۵-۹ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	امۃ الحمید تقی صاحبہ
۱۵-۹ ″ ۳۰-۹ ″	نظم	
۳۰-۹ ″ ۵۵-۹ ″	ہمارا ماحول اور ذکر الٰہی	امۃ اللہ صادق صاحبہ ایم۔اے
۵۵-۹ ″ ۱۵-۱۰ ″	نظم و اعلانات	
۱۵-۱۰ ″ ۰۰-۱۱ ″	احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	تقریر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم - از جلسہ گاہ مردانہ
۰۰-۱۱ ″ ۱۰-۱۱ ″	نظم و اعلانات	
۱۰-۱۱ ″ ۲۰-۱۱ ″	عورتوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات	سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۲۰-۱۱ ″ ۰۰-۱۲ ″	مسلمانوں کی علمی خدمات	مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ عمر ایم۔اے
۰۰-۱۲ ″ ۱۰-۱۲ ″	وقفہ برائے اعلانات وغیرہ	
۱۰-۱۲ ″ ۳۰-۱۲ ″	مسلمان عورت	مکرمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — از جلسہ گاہ مردانہ

۲۷ - ۲۸ر دسمبر کی درمیانی شب بوقت ساڑھے سات بجے شب لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔

۲۸ر دسمبر بروز منگل تیسرا دن

وقت	پروگرام	مقرر
۰۰-۹ سے ۳۰-۹ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۳۰-۹ ″ ۱۵-۱۰ ″	جماعتی تربیت کے متعلق ہماری ذمہ داریاں	از چوہدری عبد اللہ خان صاحب ″
۱۵-۱۰ ″ ۳۵-۱۰ ″	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۳۵-۱۰ ″ ۰۰-۱۱ ″	برکات الدعا	حمیدہ صابرہ دختر ڈاکٹر لطیف علی صاحب صابر
۰۰-۱۱ ″ ۱۰-۱۱ ″	نظم و وقفہ برائے اعلانات	
۱۰-۱۱ ″ ۴۰-۱۱ ″	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات زندگی	مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب
۴۰-۱۱ ″ ۰۰-۱۲ ″	جنت اخروی کی حقیقت	مکرمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔اے

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے

ملاقات کا پروگرام

۱ - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

۲ - جماعتوں کے سامنے جو وقت دیا گیا ہے۔ جماعتیں اس کا خاص خیال رکھیں کہ وقت کے اندر اندر ان کی جماعت ملاقات ختم کرے۔

۳ - جو جماعت وقت مقررہ پر کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی۔ اس کو ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۴ء کو وقت مل سکے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے۔

۴ - وقت مقررہ کی پابندی (یہ وقت جماعتوں کی ترتیب دیتے وقت بھی بتا دیا جاتا ہے) نہایت ضروری ہے۔ امید ہے۔ انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب جماعت تعاون فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

۵ - ملاقات صبح ۸ بجے اور شام ۷ بجے شروع ہوا کرے گی۔

۶ - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت امسال گذشتہ سالوں کی نسبت کمزور ہے۔ اس لئے احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر حضور ایدہ اللہ کی طبیعت کی خرابی کے سبب کسی پروگرام میں تبدیلی کرنی پڑی تو اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

۷ - امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقات کرواتے وقت فرمائیں۔ اور ملاقات بر وقت ختم کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

نام جماعت	وقت
۲۶ر دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعتہائے جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ
″ آزاد کشمیر	۱۰ ″
۲۶ر دسمبر شب ۷ بجے	
جماعتہائے گوجرانوالہ شہر و ضلع	۴۰ ″
″ منٹگمری ″ ″	۴۰ ″
″ صوبہ سرحد	۵۰ ″
″ ریاست بہاولپور	۲۰ ″
۲۷ر دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعتہائے صوبہ سندھ	۲۵ ″
″ ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۳ ″
″ ملتان ″ ″	۲۵ ″
۲۷ر دسمبر شب ۷ بجے	
جماعتہائے لاہور شہر و ضلع	۳۵ ″
″ میانوالی ″ ″	۳ ″
″ کیمبلپور اٹک ″ ″	۸ ″
بیعت	۱۰ ″
جماعتہائے سیالکوٹ شہر و ضلع	۳۰-۱ گھنٹہ منٹ

نام جماعت	وقت
۲۸ر دسمبر صبح ۸ بجے	
جماعتہائے گجرات شہر و ضلع	۵۰ منٹ
بیعت	۱۰ ″
جماعتہائے مظفرگڑھ شہر و ضلع	۳ ″
″ ایسٹ پاکستان	۵ ″
۲۸ر دسمبر شب ۷ بجے	
جماعتہائے راولپنڈی شہر و ضلع	۴۰ منٹ
″ جہلم ″ ″	۲۵ ″
بیعت	۱۰ ″
جماعتہائے کراچی	۴۰ ″
″ کوئٹہ بلوچستان	۲۰ ″
″ شیخوپورہ شہر و ضلع	۴۰ ″
۲۹ر دسمبر صبح ۹ بجے	
جماعتہائے لائل پور شہر و ضلع	۲۰-۱ گھنٹہ منٹ
″ سرگودھا شہر و ضلع	۵۰ منٹ
بیعت	۱۰ ″
″ ہندوستان	۵ ″
″ بیرونی ممالک	۵ ″

مکرم مولوی رشید احمد صاحب ارشد مبلغ انڈونیشیا کی علالت

مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب ارشد بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل التبشیر)

* دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۳۰-۱ سے ... تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ از جلسہ گاہ مردانہ

نوٹ:۔ پروگرام میں تبدیلی صرف جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اجازت سے کی جاسکتی ہے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء

212

"کیا میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے اکیسویں اور گیارھویں سال کا اعلان کرتے ہوئے جو خطبہ فرمایا ہے۔ اس میں دو باتیں جماعت کے لئے نہایت قابل غور ہیں ایک تو یہ کہ جماعت احمدیہ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے احیاء و اشاعت اسلام کا جو بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے تعلق میں جماعت کے بیرونی مشن نہایت اہم کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اور یہ مشن تحریک جدید کے چندہ سے چلائے جا رہے ہیں نیز خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جب یہ تحریک شروع ہوئی ہے۔ بیرونی ممالک کے مشنوں میں۔ اور ان میں کام کرنے والے مبلغین کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہو گیا ہے۔

حضور نے بتایا ہے کہ تحریک جدید کے آغاز سے پہلے کتنے تھوڑے ایسے مشن تھے اور کتنی تھوڑی تعداد مبلغین کی ان مشنوں کو چلا رہی تھی۔ اور اس تحریک کی وجہ سے جو اضافہ ہوا ہے۔ وہ ایک جماعت احمدیہ جیسی چھوٹی سی جماعت کی بساط سے بڑھ کر ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ اگرچہ تحریک جدید کے ذریعہ سے جو روپیہ حاصل ہوتا ہے اس کی مقدار بھی کوئی اتنی زیادہ نہیں پھر بھی اللہ تعالےٰ نے اس تھوڑے سے روپیہ میں اتنی برکت رکھی ہے۔ کہ جماعت اتنے اسلامی مشنوں کے قیام اور اتنے مبلغین کا خرچ برداشت کرنے کے قابل ہو گئی ہے اس سے منطقی نتیجہ یہی نکل سکتا ہے۔ کہ یہ تحریک اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق ہے۔ اور اس میں جو غیر معمولی برکت ہوئی ہے۔ وہ اسی وجہ سے ہے۔ بے شک تحریک جدید کی وجہ سے جماعت بیرونی ممالک میں اپنے تبلیغی کام میں اپنی بساط سے بڑھ کر کامیاب ہوئی ہے۔ دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے۔ کہ دنیا کی وسعت اور ان مشنوں اور مبلغین کا مقابلہ کیا جائے۔ تو جو کام اب تک ہوا ہے۔ وہ اس کام کی نسبت سے جو ہونا چاہیئے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ اور ایک جماعت جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کام کے لئے کھڑا ہونے کی دعویدار ہے۔ اس کے اس دعوے کے پیش نظر یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں جس پر ناز کیا جا سکے کیونکہ اگرچہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جماعت بڑی قربانی کر رہی ہے۔ مگر یہ قربانی ہر لحاظ سے بہت تھوڑی ہے۔ اور ابھی جماعت کے افراد کی تعداد کے لحاظ سے بھی اس میں کئی گنا ترقی کی گنجائش باقی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہر فرد خواہ مالی لحاظ سے اس کی حالت کیسی بھی کیوں نہ ہو اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا۔ اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جماعت نے اپنا وہ فرض پوری طرح ادا کر دیا ہے۔ جو اس کے الٰہی جماعت ہونے کے دعوے کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے

ممکن ہے ہمارا اندازہ غلط ہو مگر ہمارا خیال ہے کہ جماعت کے پچاس فیصدی حصہ لینے کے قابل افراد نے بھی ابھی اپنے اس فرض کو پوری طرح ادا نہیں کیا۔ اور پچاس فیصدی ایسے افراد ہیں جنہوں نے یا تو بالکل حصہ نہیں لیا۔ اور اگر لیا ہے تو اپنی استطاعت کے مطابق نہیں لیا۔ یہ درست ہے کہ انتہائی قربانی کرنے والے انسان الٰہی جماعتوں میں بھی چیدہ چیدہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں مالی قربانی کا کم سے کم حد تک جس کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مطالبہ فرمایا ہے۔ جماعت کے ہر فرد کے لئے ممکن ہو گئی ہے۔ اس لئے تحریک جدید میں حصہ نہ لینے کے لئے کسی فرد جماعت کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔

یہ تو کمیت کا سوال ہے۔ اب کیفیت کے پہلو سے دیکھا جائے۔ تو جو لوگ صاحب ثروت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے جن کو اپنی نعماء سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ ان کے لئے یہ کس طرح درست سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں بقدر استطاعت حصہ نہ لیں۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ اگر جماعت اس تحریک کے تعلق میں اپنے فرض کو سمجھے۔ تو بیسیوں نہیں سینکڑوں مشن کھولے جا سکتے ہیں۔ اور سینکڑوں نہیں ہزاروں مبلغین باہر بھیجے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ ہماری کوتاہی نہیں سمجھی جائے گی۔ کیا بعد میں آنے والی نسلیں یہ نہیں کہیں گی۔ کہ جتنا کام ہم کر سکتے تھے اتنا نہ کر پائے۔

یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہر ایک احمدی کے دل میں دن رات اٹھتے رہنا چاہیئے۔ کہ کیا میں نے اس تحریک کے تعلق میں اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اور اس کا جواب اپنے آپ سے ضرور لے کر چھوڑنا چاہیئے۔ سوال پھر غور سے سن لیجئے۔ سوال یہ ہے کہ

"کیا میں نے تحریک جدید کے متعلق اپنا فرض حتی الوسع ادا کر دیا ہے۔ تاکہ بعد کی آنے والی نسلیں ہمارے متعلق یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم جتنا کام کر سکتے تھے اتنا نہیں کیا؟"

ہمیں امید ہے کہ اگر ہم میں سے ہر ایک روزانہ سوتے وقت یہ سوال اپنے آپ سے کرے تو یقیناً ہم میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو یہ محسوس کریں گے۔ کہ ہم اس سوال کا جواب کانپے بغیر نہیں دے سکتے۔ مختصر سوال یہ ہے کہ "کیا میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے"؟

اسلامی اخلاق

کون ہے جو صحافت کی اس بددیانتی کو بنظر حقارت نہ دیکھے گا۔ کہ گھر بیٹھے جھوٹی خبر گھڑی جائے۔ یا ایک واقعی خبر میں اپنی طرف سے تصرف کر لیا جائے۔ یا ایک خبر کو ایسے عنوان کے تحت شائع کیا جائے۔ جو اصل متن میں موجود نہ ہو۔ آج پروپیگنڈا کے زمانہ میں بھی ایسا کام ایک سیاسی سے سیاسی اخبار کے لئے بھی باعث صد ننگ و عار سمجھا جاتا ہے۔ مگر جب ایک اخبار کے ماتھے پر طرۂ

"اسلامی انقلاب کا داعی"

کانٹی جلی حروف میں کندہ ہو اور وہ اپنی اغراض کے لئے ایسے کسی فعل کا مرتکب ہو۔ تو اس کے متعلق کیا کہا جائے گا؟ مثلاً جماعت اسلامی کے ترجمان معاصر روزنامہ تسنیم میں اگر یہ حرکت ہو تو آپ اس جماعت اور اس اخبار کے متعلق کیا خیال کریں گے؟ جو چیز ایک سیاسی اخبار کے لئے بھی باعث صد ننگ و عار ہے۔ فرمایئے وہ "اسلامی انقلاب کے داعی" کے تعلق میں کیا معنے رکھتی ہے؟ اگر آپ نے اس کا اندازہ کر لیا ہے تو ذیل کی خبر ملاحظہ فرمایئے جو روزنامہ "تسنیم" "اسلامی انقلاب کے داعی" کی اشاعت مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء کے صفحہ ۲ سے لفظ بلفظ معہ سرخیوں کے جو۔ اس خبر پر "تسنیم" نے نہایت اہتمام سے "اسلامی انقلاب کی دعوت" کے مقدس جذبہ سے متاثر ہو کر جمائی ہیں نقل کی جاتی ہے۔

اخوان المسلمین کی پالیسی متشددانہ نہیں تھی

کرنل ناصر کے قتل کی سازش سے اخوان کا کوئی تعلق نہیں تھا

قاہرہ ۲ دسمبر۔ عوامی عدالت میں آج بھی اخوان المسلمین کے مرشد عام کے عملے کے ارکان کے مقدمات کی سماعت تیزی سے جاری رہی اور اس سلسلہ میں سٹیٹ کونسلر ڈیلا اور عرب لیگ کے اعلےٰ عہدہ دار صالح ابو رفیق کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔

ان دونوں نے ان الزامات کو ماننے سے انکار کر دیا کہ وہ اخوان المسلمین کی پالیسی کو متشددانہ بنانے اور انقلابی حکومت کے لیڈروں کو قتل کرنے کی غرض سے خفیہ تنظیم قائم کرنے کے ذمہ دار ہیں پراسیکیوٹر نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں استحکام اور عمدہ حکومت کی حفاظت کے پیش نظر انہیں موت کی سزا دی جانے والی ہے۔

وکیل صفائی نے کہا یہ دونوں مجرم نہیں ہیں اس لئے انہیں بری کر دیا جائے۔ سرکاری وکیل نے بتایا کہ انقلابی لیڈروں نے ڈیلا کو وزیر نہ بنایا تو وہ نئی حکومت کا شدید مخالف بن گیا اور بیان کیا کہ دوسرا ملزم ابو رفیق پولیس اور فوج میں اخوان کے خفیہ گروہوں کی تنظیم کیا کرتا تھا اس نے اپنے مرشد عام حسن الہضیبی کے ساتھ عرب ملکوں کا دورہ کر کے ایک ایسی مہم چلانے میں مدد دی۔ جس کے ذریعہ بعض عرب ملکوں اور مصر کے تعلقات کشیدہ ہو گئے

وقفہ کے بعد عدالت نے مرشد عام کے دفتر کے چار اور ارکان کے مقدمات لئے۔ ان سب کے خلاف یکساں نوعیت کے الزامات عائد ہیں۔ عملہ کے کل ارکان ۱۴ ہیں

توقع ہے کہ کرنل ناصر پر قاتلانہ حملہ کرنے والے محمود عبد اللطیف اور باقی ماندہ ملزمان کے مقدمات کے فیصلوں کا اعلان ہفتہ کو کر دیا جائے گا۔" (تسنیم ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء)

ناظرین ہی بتائیں کہ جماعت اسلامی کے اس "اسلامی انقلاب کے داعی" نے خبر کے متن کی کس عبارت یا فقرے سے یہ سرخیاں نکالی ہیں جو اس خبر کے اوپر جمائی گئی ہیں۔ کیا اس جسارت پر " چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" کا مصرعہ بھی شرم سے پانی پانی ہو کر نہیں رہ جاتا؟

یہ اخبار ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ پر الزام لگاتا ہے کہ انہوں نے اپنے اس بیان میں کہ جماعت اسلامی کے چار افراد امریکہ میں مخفی دورہ کر رہے ہیں (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد) جھوٹ بولا ہے۔

"تسنیم" نے اپنی اس اشاعت سے جس میں یہ الزام لگایا تھا صرف پانچ دن بعد مورخہ ۵۴-۱۱-۱۴ کو ایک مکتوب کسی سراج الدین سواتی کے نام سے شائع کیا۔ جو ہم نے پرسوں کے الفضل میں بعینہٖ نقل کیا ہے۔ اس میں سے مندرجہ ذیل الفاظ ہم پھر یہاں نقل کر دیتے ہیں

"چار افراد کو ان کی اعلےٰ صلاحیتوں کی بنا پر امریکہ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا چونکہ یہ لوگ نہایت سنجیدہ اور

(باقی دیکھیں ص ۲)

حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ

از مکرم مرزا نذیر حسین صاحب ابن حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ

خاندانی حالات

آپ لاہور کے بہت بڑے رئیس خاندان میں سے تھے۔ آپ کے مورث اعلیٰ شاہان مغلیہ میں سے تھے۔ جن کو ایک زمانہ تک صوبہ پنجاب کی حکومت کا کام سپرد تھا۔ حکیم موصوف کے پردادا نواب الٰہی بخش صاحب تھے۔ آپ کے چھوٹے بھائی نواب محمد سلطان صاحب تھے۔ جن کی لاہور میں سرائے سلطان۔ لنڈا بازار اور کوچہ سلطان وغیرہ مشہور جگہیں ہیں۔ حکیم صاحب موصوف کے والد بزرگوار حضرت میاں چراغ الدین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ میں سے تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد بزرگوار بھی پنجاب کے نامور رئیسوں میں سے تھے۔ سرکار انگریزی کے عہد حکومت میں جب پنجاب کے بڑے رؤسا کو کسی تقریب کے لئے سرکاری طور پر لاہور بلایا جاتا تھا۔ تو وہ رؤسا نواب محمد سلطان صاحب مرحوم کے رئیس خانہ میں جو لاہور ریلوے سٹیشن کے سامنے واقع تھا (جہاں آجکل برگنزا ہوٹل بنا ہے) رہا کرتے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے والد بزرگوار کو میاں محمد سلطان صاحب مرحوم سے دوستی اور محبت کا تعلق تھا۔ جب کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ رئیس خانہ میں تشریف لائے۔ تو وہ ہمیشہ حضرت میاں چراغ الدین صاحب (جو میاں محمد سلطان کے بھائی کے پوتے تھے) اور میاں فیروز الدین صاحب (جو میاں محمد سلطان کے متبنٰی تھے) کے ساتھ مل کر خدا کی محبت کے حصول کے ذرائع پر اور دینی امور پر باتیں کرتے اور اکٹھے نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دونوں سے محبت تھی۔ اور حضور کے دعوے پر حضرت میاں چراغ الدین صاحب مرحوم اور حضرت میاں فیروز الدین صاحب مرحوم نے حضور کی بیعت بھی کر لی تھی۔ حضرت میاں چراغ الدین صاحب کئی بار بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جب حضرت میاں چراغدین صاحب کے مکان پر فروکش ہوتے۔ تو اکثر حضور ان سے یوں مخاطب ہوا کرتے تھے کہ "میاں صاحب تو میرے بچپن کے رفیقوں میں سے نہایت پیارے رفیق ہیں۔ جو خدا نے مجھے دیئے ہیں" وغیرہ حضرت میاں چراغ دین صاحب بچپن سے ہی صوفی منش سادگی پسند مسکین طبع نیک دل اور با خدا انسان تھے۔

حکیم صاحب کی ابتدائی زندگی

والدم بزرگوار حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حضرت میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور کے پہلے اور سب سے بڑے لڑکے تھے۔ میاں چراغدین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حکیم صاحب موصوف نے پیدائش کے بعد دو سال تک چلنا اور بولنا نہیں سیکھا تھا۔ جس کی وجہ سے میاں چراغ دین صاحب کو سخت تشویش تھی۔ جب حکیم صاحب کی عمر دو سال ہو گئی۔ تو اتفاقاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کام کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے۔ اور میاں چراغ دین صاحب بھی سے ملے۔ تو میاں چراغ دین صاحب حضرت اقدس کو گھر لے آئے۔ اور حکیم صاحب موصوف کو اٹھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گود میں ڈال کر فرمایا کہ یہ بچہ نہ اب تک بولتا ہے۔ اور نہ چلتا ہے۔ حضور اس کے لئے دعا فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے حکیم صاحب موصوف کو گود میں لئے ہوئے لمبی دعا کی۔ اور اس کے بعد میاں چراغ دین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ یہ بچہ بڑا بولنے والا ہو گا اور اپنی کثیر اولاد کی کئی نسلیں دیکھے گا۔ چنانچہ اس کے بعد جلد والد بزرگوار نے بولنا اور چلنا شروع کر دیا آپ ساری عمر بلند آواز سے بولنے کے عادی تھے اور تبلیغ کرتے ہوئے کبھی تھکتے نہیں تھے۔ خواہ ان کو ۱۸-۱۸ گھنٹے متواتر بولنا پڑے۔ اور خدا نے ان کو اپنی اولاد کی چار نسلیں دکھلائیں۔ جو آپ کی وفات کے وقت سینکڑوں کی تعداد میں تھی۔ اس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔ والد صاحب کی پیدائش غالباً ۱۸۶۲ء میں ہوئی تھی۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود و بارک و سلم انک حمید مجید

سلسلہ احمدیہ میں

والدم بزرگوار حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ نے ۱۸۹۰ء . . . . میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ حضور کے ۳۱۳ صحابہ کبار میں شامل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ضمیمہ صفحہ ۲۵۰ پر حکیم محمد حسین صاحب تکیے منڈی لاہور (ان دنوں والد صاحب تکیے منڈی میں رہتے تھے۔ اور حضور نے اپنی کتاب ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ ۔۔ پر حکیم محمد حسین صاحب لاہور درج فرمایا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے والدم بزرگوار کا نام اپنی بعض کتابوں میں بھی درج کیا ہوا ہے۔ والدم بزرگوار کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاشقانہ محبت تھی۔ اور حضور بھی آپ سے بہت محبت کرتے تھے ۱۸۹۴ء میں خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مرہم عیسیٰ کے متعلق انکشاف کیا۔ تو حضور نے اس کو بنانے اور اس کا اشتہار دینے کے لئے والدم بزرگوار کو منتخب فرمایا۔ اور آپ کو مرہم عیسیٰ کا وہ صحیح نسخہ جس پر خدا نے حضور کو اطلاع دی تھی بتلایا۔ اور والدم بزرگوار نے ہزاروں روپے خرچ کر کے اس کے اصلی اجزا ممالک غیر سے بڑی مقدار میں منگوائے اور اردو انگریزی میں اس کا اشتہار بہت کثرت سے دیا۔ ہندوستان بھر میں اشتہارات لگائے گئے۔ اور اس کی وجہ تسمیہ بھی درج کی۔

پادریوں نے آپ کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ اس مقدمہ میں جواب دعوے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جس کو خوشخط لکھوا کر عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ مقدمہ کی روزانہ کارروائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاص اہتمام سے سنا کرتے تھے۔ جب یہ مقدمہ ہائی کورٹ میں (جو ان دنوں چیف کورٹ تھا) جا کر خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ تو حضور نے اس کے لئے خاص دعا کی۔ اور حضور کو وحی الٰہی ہوئی۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو باعزت بری فرمائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا والدم بزرگوار بڑی عزت سے بری کئے گئے۔ اور والد صاحب نے پھر مرہم عیسیٰ کی فروخت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ جو اب تک جاری ہے۔ تب سے آپ کو مرہم عیسیٰ کے نام سے پکارا جانے لگا۔

والدم بزرگوار قرآن کریم کے عاشق تھے۔ اور ہر بات کے لئے قرآنی آیات پیش کیا کرتے تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ بے نظیر طریق سے کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سینکڑوں آدمی ان کی تبلیغ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اپنی جان کو سخت خطرہ میں ڈالنے سے گریز نہ کرتے تھے۔ ہزاروں بار انہوں نے سخت ماریں کھائیں مگر تبلیغ سے کبھی نہ رکے۔

حضرت مولوی حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کے طب میں شاگرد بھی تھے۔ اور آپ سے والہانہ محبت بھی رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو بھی آپ سے حد درجہ کی محبت تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے جبکہ خاکسار اور والدم بزرگوار اور دادا صاحب حضرت میاں چراغ الدین صاحب ان کے پاس تھے۔ حضور نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ مجھے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ بہت پیارے ہیں۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ میرے بعد مجھے چھوڑ دیں گے۔ میری محبت نے مجھے مجبور کیا۔ کہ میں ان کے لئے دعا کروں کہ خدا اس تقدیر کو بدل دے۔ تو مجھے بتلایا گیا کہ گیارہ کے بعد یہ پھر میرے ہو جائیں گے پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میاں نذیر تم نے گیارہ کا خیال رکھنا۔ اس وقت دادا صاحب حضرت میاں چراغ دین صاحب بھی موجود تھے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۂ اول کو خدا نے یہ بھی بتا دیا ہو گا کہ وہ والد صاحب کی بیعت خلافت ثانیہ کے وقت زندہ نہ ہوں گے۔ اس لئے حضور نے مجھے فرمایا (اور میاں چراغ دین صاحب کو اس کے لئے مخاطب نہیں کیا) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ والد صاحب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد غیر مبایعین جماعت کے لیڈروں میں جا ملے۔ اور گیارہ سال بڑے زور سے مبایعین کی مخالفت کی۔ عین گیارھویں سال میں حضرت خلیفہ ثانی کی آ کر بیعت کر لی۔ اور اس طرح حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی وہ بات پوری ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت میاں چراغ الدین صاحب ۱۹۲۰ء میں فوت ہوئے تھے اور والد صاحب نے ۱۹۲۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی تھی۔ والدم بزرگوار کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بچپن کے زمانہ سے بہت محبت تھی۔ والد بزرگوار احکام الٰہی کے سختی سے پابند تھے۔ نمازیں باجماعت ادا کرنے کے عادی تھے۔ خصوصاً صبح کی نماز مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرتے تھے۔ تہجد کی نماز باقاعدہ روزانہ ادا کیا کرتے تھے۔ نماز میں گریہ و زاری سے دعائیں کرنے کے عادی تھے۔ صبح کی نماز کے بعد بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ صبح اور شام کو باقاعدہ ذکر الٰہی اکیلے بیٹھ کر کیا کرتے تھے۔ راستہ میں چلتے پھرتے بھی اکثر قرآنی آیات پڑھتے رہتے۔ فراغت میں کثرت سے استغفار پڑھا کرتے تھے۔ نہایت درجہ مہمان نواز۔ لین دین کے معاملات میں صفائی رکھنے والے۔ مخلوق خدا سے شفقت اور ہمدردی کرنے والے۔ اور مصیبت زدہ کی مدد کرنے میں سبقت لے جانے والے انسان تھے۔ علم دوست اور باوقار انسان تھے۔ دور دور تک ان کی شہرت اور عزت تھی۔ نہایت نیکنامی سے انہوں نے اپنی زندگی گذاری۔ ۹۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ صحت آخر دم تک نہایت اعلیٰ تھی۔ اور کوئی ان کی صحت کو دیکھ کر ان کی اچانک موت کا خیال نہیں کر سکتا تھا جمعرات ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو اپنی ساری اولاد کو اپنے پاس بلایا۔ اور سب کو اپنی جائیداد اور دوسرے امور کے متعلق سب کچھ بتلا دیا۔ اور دین کا پابند رہنے کی آپ سب کو تاکید فرماتے رہے۔ ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۴ء کی درمیانی شب کو سانس رکا اور حرکت قلب کے بند ہونے سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان کو خدا نے ان کی وفات کا علم دے دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنی ساری اولاد کو اکٹھا کر لیا تھا۔ ان کی وفات پر لاہور میں جماعت احمدیہ کے جم غفیر نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی۔ آپ کو بذریعہ لاری ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں وہ مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں صحابہ کبار کے ساتھ دفن کئے گئے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو ان کی خوبیوں کے اختیار کرنے کی توفیق دے۔ خدا تعالیٰ ان پر اپنے فضل اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: مرزا نذیر حسین عفی عنہ ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ لاہور

اشتراکیت کے راہنما مذہب کو اپنے رستہ میں سب سے بڑی روک سمجھتے ہیں

(از مکرم چوہدری رشید الدین صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

یورپ میں اٹھارھویں صدی کے صنعتی انقلاب" نے معاشیات و اقتصادیات کے دیرینہ نظام کو یکسر درہم برہم کر کے امیری و غریبی کی درمیانی خلیج کو انتہائی وسیع کر دیا۔ پیدائش دولت کے تمام ذرائع چند کارخانہ داروں کے ہاتھ میں سمٹ آئے۔ وہ جس بھاؤ چاہتے۔ مزدور کی محنت خریدتے۔ جسے چاہتے۔ کارخانہ میں جگہ دیتے جتنے گھنٹے چاہتے۔ کام لیتے۔ اور کسی کو ہمت نہ پڑتی تھی۔ کہ زبان تک ہلا سکے۔ اس ظلم و تشدد کے خلاف ملک کے کونہ کونہ سے آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں۔ ہر شخص نے اس ستم رانی کے خلاف احتجاج کیا۔ اور اپنی عقل و خرد کے مطابق اس ظلم کے تدارک کی بھی کوشش کی۔ مگر سب سے زیادہ مقبولیت جرمنی کے باشندہ کارل مارکس کے نظریہ کو ہوئی۔ اور یہی وہ نظریہ ہے۔ جسے آج کل اشتراکیت کہا جاتا ہے۔

بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ اشتراکیت نام ہے چند قوانین کا جو کسی ملک کی اقتصادی اور معاشی اصلاح میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ اور اسے کسی قوم کے مذہب و معاشرت، تہذیب و تمدن سے کوئی سروکار نہیں۔ مگر ان کا یہ خیال کم علمی اور کوتاہ بینی پر مبنی ہے۔ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ جہاں اشتراکیت کا اقتصادی نظام دوسرے نظاموں سے الگ ہے۔ وہاں اس کا نظام حکومت، نظام اخلاق اور طریق کار بھی دوسرے نظاموں سے جدا ہے۔ اشتراکی اپنے نظام کو ہی صحیح ضابطۂ حیات قرار دیتے ہیں۔ جب کوئی شخص اشتراکیت میں شامل ہوتا ہے۔ تو انہیں حق ہوگا۔ کہ اس کے مذہب۔ اس کے اخلاق اس کی تہذیب حتیٰ کہ اس کے خانگی معاملات میں بھی دخل اندازی کر سکیں۔ یہاں ہم اشتراکیت کے ابتدائی مبلغین کے چند اقوال بیان کر کے واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ بانیان اشتراکیت کو مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ مذہب کو مٹانے کے درپے ہیں۔ وہ اپنے رستہ میں سب سے بڑی روک مذہب کو سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود کو جو مذہب کی اصل ہے۔ ظلم و استبداد کا سب سے بڑا علمبردار قرار دیتے ہیں۔

اشتراکیت کا بانی کارل مارکس مذہب کو عوام کے لئے افیون قرار دیتا ہے۔ جو انہیں نیم بدمستی کی حالت میں رکھتا ہے۔ اور سرمایہ داری کے خلاف بیدار ہونے کا موقع نہیں دیتا۔ چنانچہ Cohee مارکس کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ:-

"مذہب مخلوق کے لئے افیون ہے جو ان کی بے چینی کو مختلف طریقوں سے دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ یا تو مظالم کے دفعیہ کے لئے کسی غیبی طاقت سے اپیل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ یا پھر وہ مصیبت زدوں کو متصرفانہ تعلیم کے ذریعہ قناعت حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔"

(Recent political Thought)

اشتراکیت کے نام لیواؤں میں دوسرا نمبر فریڈرک اینجلز کا ہے۔ جو کارل مارکس کا رفیق کار تھا۔ وہ ہستی باری تعالیٰ کے تصور کے بارہ میں اپنا نقطۂ نظر ان الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

"اس عالم کے ارتقائی وجود میں کسی بادشاہ یا کسی خدا کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں ہے۔ اور کسی ایسی اعلیٰ اور بلند ہستی کا تصور کرنا جو اس عالم موجودات سے الگ تھلگ ہو اپنے اندر ایک عظیم اصطلاحی تضاد رکھتا ہے۔"

(On Historical Meterialism)

پھر جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے لئے لائحہ عمل وضع کرتے وقت اینجلز نے جو مطالبہ کیا تھا۔ وہ بھی اس کی مذہب دشمنی کی غمازی کرتا ہے۔ اس نے کہا۔

"تمام قسم کے مذہبی ادارے حکومت سے الگ کر دئیے جائیں۔ ان کی حیثیت محض پرائیویٹ اداروں کی ہو۔ عوامی فنڈز سے ان کی امداد نہ کی جائے۔ اور عوام کی تعلیم کو مذہبی تاثرات سے پاک کر دیا جائے۔"

(Lenin on Religion ص ۶)

مذہب کے بارہ میں مارکس اور اینجلز کے خیالات پر بحث کرتے ہوئے Lenin on Religion کا مرتب کنندہ اس پمفلٹ کے دیباچہ میں لکھتا ہے۔ کہ:-

"مارکس کی پیش کردہ سائنٹفک سوشلزم کی بنیاد نظریہ الحاد پر قائم ہے۔ خود مارکس اور اینجلز اپنے ان فلسفیانہ عقائد کی وجہ سے اپنے آپ کو ہمیشہ 'مادہ پرست' کہا کرتے تھے ان عقائد کو قبول کرتے ہوئے انہوں نے مذہبی تصورات پر کڑی تنقید کی ہے۔ ۱۸۴۴ء میں (جبکہ مارکس صرف پچیس سال کی عمر کا تھا) اس نے مذہب کے متعلق اپنے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا۔ کہ مذہب پر تنقید علم تنقید کا مبداء ہے۔ ۱۸۴۴ء کے بعد کارل مارکس کی تحریر و تقریر میں ملحدانہ دہریت پرست خیالات ایک مانی ہوئی حقیقت کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

اشتراکیت کے بانیوں میں تیسرا نمبر لینن کا ہے۔ جس انقلاب انگیز شخصیت نے ۱۹۱۷ء میں مارکس اور اینجلز کے پلان (Plan) کو عملاً روس میں رائج کر دکھایا۔ اور یہی وہ پہلا شخص ہے۔ جسے عملاً مذہب کے متوالوں سے جنگ مول لینی پڑی۔ لینن کی تحریرات میں جا بجا ہمیں ایسا مواد نظر آئے گا۔ جس میں اس نے مذہب اور مذہبی نظریات کی نہ صرف تردید کی ہے۔ بلکہ مذہبی رسومات سے استہزاء اور ٹھٹھا کیا ہے۔ لینن کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک مشہور روسی مفکر Rene Fulop Killor اپنی کتاب "لینن اور گاندھی" میں لکھتا ہے:-

"لینن نے بار بار اپنی تحریر و تقریر میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ اشتراکی خواص و عام کا نصب العین ہی یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش صرف کر دیں۔ کہ خدا سے اس کا غلبہ و تسلط چھین جائے۔ کیونکہ اشتراکی نظام کا بدترین دشمن خدا کا وجود ہے۔"

پھر لینن کہتا ہے:-

"مذہب لوگوں کے لئے افیون ہے۔ اس لئے نظریہ مارکس کی رو سے دنیا کے تمام مذاہب اور کلیسیا سرمایہ داری کے آلۂ کار ہیں۔ جن کے توسط سے مزدور جماعت کے حقوق کو پامال کیا جاتا ہے۔ اور انہیں فریب دیا جاتا ہے۔ لہٰذا نفس مذہب کے خلاف جنگ کرنا ہر اشتراکی کے لئے ضروری ہے۔ تاکہ مذہب کا وجود ہی دنیا سے مٹ جائے۔"

(Labour Monthly Dec 1926)

لینن کے بعد جس شخص نے اشتراکیت کی جڑوں کو مضبوط کیا۔ وہ جرنل سٹالن ہے اس نے ۱۹۲۴ء میں روس پر حکومت کرنی شروع کی۔ اس کے خیال میں مذہب کو جو حیثیت حاصل ہے۔ وہ بھی سن لیجیے۔ امریکن لیبر ڈیلیگیشن کو انٹرویو دیتے ہوئے سٹالن سوشلسٹ پارٹی کے طرز عمل کی جو وہ مذہب سے روا رکھتی ہے۔ وضاحت ان الفاظ میں کرتا ہے۔ کہ:-

"مذہب کے بارہ میں سوشلسٹ پارٹی غیر جانبدار نہیں رہ سکتی۔ تمام مذاہب کے خلاف پراپیگنڈا کو ہوا دینا اس کا اولین فرض ہے۔ کیونکہ ہماری پارٹی کی بنیاد سائنس پر ہے۔ اور مذہب سائنس کے خلاف ہے۔ مذہب کے خلاف زور و شور سے پروپیگنڈا کرنے کو پارٹی کے بعض ممبر ناپسند کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ایسے ممبر پارٹی سے الگ کر دئیے جائیں"

(The Real Soviet Russia ص ۲۳)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے مذہب کی وہ حیثیت جو بانیانِ اشتراکیت کے نزدیک ہے واضح ہو جاتی ہے۔ مارکس مذہب کو لوگوں کے لئے افیون قرار دیتا ہے۔ اینجلز کہتا ہے۔ کہ اس عالم کے ارتقائی وجود میں کسی خدا کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں ہے۔ لینن نفسِ مذہب کے خلاف جنگ کرنا ہر اشتراکی کا فرض ٹھہراتا ہے۔ اور ان کو نصیحت کرتا ہے۔ کہ وہ خدا سے اس کا غلبہ و تسلط چھیننے کے لئے ہر ممکن کوششیں صرف کر دیں۔ سٹالن اشتراکی پارٹی میں کسی ایسے فرد کے وجود کو برداشت نہیں کرتا۔ جو مذہب کے خلاف زور و شور سے پراپیگنڈا کو ناپسند کرتا ہو۔ یہ ہیں مذہب کے متعلق اشتراکیت کی داغ بیل ڈالنے والوں کے خیالات اور ارادے۔ پس یہ خیال کرنا کہ اشتراکیت صرف ایک معاشی نظام ہے۔ اور اسے مذہب میں کوئی دخل نہیں۔ خیال خام ہے۔ اور کم علمی پر مبنی ہے۔ جو صرف اشتراکیت کے نام لیواؤں کی چکنی چپڑی باتوں سے بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ ورنہ اشتراکیت کا فرضِ اولین مذہب کے خلاف جنگ ہے۔

شاید یہ بات یہاں بے تعلق ہی معلوم ہو لیکن ہے یہ حقیقت کہ دنیا اس وقت اشتراکیت اور استعماریت دو متحارب نظاموں کے جنگل میں پھنسی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ کو دنیا میں بھیج کر ایک تیسرے نظام کی بنیاد رکھی ہے۔ اشتراکیت بھی اپنے نظام کو دنیا کی بے چینی کا علاج قرار دیتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ برگزیدہ بندہ بھی اپنے لائے ہوئے نظام کو دنیا کے لئے حقیقی امن و سلامتی بتاتا ہے۔ اشتراکیت خدا کو ظلم و استبداد کا علمبردار قرار دے کر دنیا سے اس کے غلبہ و تسلط کو مٹانے کے درپے ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا یہ بطل جلیل خدا تعالیٰ کے وجود کو سراسر رحمت کا مجسمہ بتلا کر اس کے غلبہ و تسلط کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اب دنیا آئندہ سالوں میں خود ہی دیکھ لے گی۔ کہ خدا کا غلبہ و تسلط دنیا سے مٹایا جاتا ہے۔ یا دنیا میں قائم ہوتا ہے۔ (یقیناً وہی ہوگا جو ازل سے مقدر ہے)

ضروری اعلان

نظارت کے پہلے اعلان کے مطابق جلسہ سالانہ کے موقع پر سٹیج ٹکٹ کے لئے درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر تھی۔ مگر بعض درخواستیں مقررہ تاریخ کے بعد آ رہی ہیں۔ مہربانی کر کے کوئی دوست سٹیج ٹکٹ کے لئے درخواست نہ بھیجیں

(ناظر دعوت و تبلیغ)

ولادت

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ کو خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے نومولود کا نام منیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشارت احمد مبشر دفتر وکالت تبشیر)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں

بعض جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ عہدہ داران مہربانی کر کے سکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرب لیگ ۔ عرب ممالک کا ایک عظیم ادارہ

ہر سال مارچ کا مہینہ عرب ممالک کے لئے اتحاد کی ایک نئی سپرٹ لے کر آتا ہے۔ یہ عرب تاریخ میں اس دن کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جب آج سے نو سال پیشتر ۲۲ مارچ ۱۹۴۵ء کو عرب طاقتوں نے اپنے سارے اندرونی اختلافات مٹا کر ایک متحدہ محاذ قائم کیا۔ یہ محاذ جس طرح خارجی دشمنوں کے لئے زبردست مایوسی کا باعث تھا۔ اسی طرح عرب ممالک کے داخلی مفسد عناصر کے لئے بھی وہ شکست کا ایک نام تھا۔ عرب باشندوں کی عرصہ دراز کی تمناؤں کی یہ ایک تعبیر تھی۔ جو مارچ ۴۵ء میں عرب لیگ کے قیام کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

۱۹۱۸ء کے بعد مغربی طاقتوں کی باہمی لوٹ کھسوٹ اور سیاسی ریشہ دوانی نے عرب ممالک کو اتنا کمزور کر دیا تھا۔ جس کے بعد اس امید کے لئے بہت کم گنجائش تھی۔ کہ عرب طاقتیں کبھی اپنی کھوئی ہوئی بین الاقوامی پوزیشن حاصل کر سکیں گی۔ لیکن مصر اور عراق نے جیسا کہ عرب ممالک کے مسائل کے حل میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ یہاں بھی اسی دلچسپی کا ثبوت دیا۔ اور پھر سے ایک مرتبہ عرب ممالک

. . . .

. . . .

. . . . کے اتحاد کی کوشش کی گئی۔ اس سلسلہ میں مصر کی سابقہ وفد پارٹی کے رہنما نحاس پاشا اور عراق کے سابق وزیر اعظم نوری السعید نے ۱۹۴۳ء میں تمام عرب ممالک کی ایک کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا۔ یہ کانفرنس الیگزینڈریا (مصر) میں ۲۵ ستمبر سے ۵ اکتوبر تک ہوئی۔ اس میں مصر۔ عراق۔ شام۔ لبنان۔ شرق اردن سعودی عرب۔ یمن اور فلسطینی عربوں کو نمائندگی حاصل تھی۔ اس کانفرنس میں اس کا فیصلہ کیا گیا۔ کہ عرب ممالک کی پالیسی میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے خود مختار عرب حکومتوں کا ایک ادارہ بنایا جائے۔ چنانچہ حکومتوں کی آخری منظوری کے بعد ۲۲ مارچ ۱۹۴۵ء کو یہ ادارہ عرب لیگ کے نام سے قائم کیا گیا۔

مقاصد

(۱) ممبر ممالک کے اختیارات کم نہ کرنے کے باوجود اتحاد کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا

(۲) عرب ممالک کی معاشیات کو بہتر بنانے کے لئے متحدہ جد و جہد کرنا۔

(۳) عرب ممالک کے اختلافات کو کم سے کم اور باہمی رشتے مضبوط کرنا۔

(۴) عرب ممالک کی پالیسی میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔

(۵) فلسطینی عربوں کی مادی اور غیر مادی ہر طرح امداد کرنا (۶) مواصلات، صحت، تعلیم کے مسئلہ کا اور معاشرتی مسائل میں عرب حکومتوں کو مشورہ دینا۔

انتظامی شکل

عرب لیگ انتظامی اعتبار سے نہ تو وحدانی ادارہ ہے۔ اور نہ وفاقی ہی کی کوئی شکل ہے۔ بلکہ وہ ایک قسم کی کنفیڈریشن ہے۔ جہاں ہر ممبر کلی طور پر خود مختار ہے۔ اور وہ کسی طرح بھی دوسرے ممبر ملک کی مرضی کا پابند نہیں۔

اجزاء

عرب لیگ ایک کونسل اور چند سب کمیٹیوں پر مشتمل ہے۔

(۱) کونسل:۔ اس کے ممبران صرف انہیں ممالک کے نمائندے ہیں۔ جو باقاعدہ عرب لیگ کے ممبر ہیں۔ یعنی۔ مصر۔ شام۔ عراق۔ سعودی عرب یمن۔ لبنان۔ اور شرق اردن ہر ممبر ملک کو ایک ووٹ کا حق ہے۔ اس کونسل کا اجلاس خاص کسی وقت بھی بلایا جا سکتا ہے۔

(۲) سب کمیٹیاں:۔ اس کونسل کے علاوہ چند سب کمیٹیاں بھی ہیں۔ یہ کمیٹیاں درحقیقت کونسل کا کام ہلکا کرنے کے لئے ہیں۔ ان کی سفارشات کونسل کے سامنے پیش ہوتی ہیں۔ جن میں کونسل بعد میں غور کرتی ہے۔

عرب لیگ کے فیصلوں کا اطلاق صرف انہیں ممالک پر ہوتا ہے۔ جنہوں نے اسے قبول کیا ہو اور اس کا اجراء بھی اس ملک کے بنیادی قوانین کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

عرب لیگ و سیکرٹریٹ

مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں لیگ کا مستقل سیکرٹریٹ ہے۔ جو ایک سیکرٹری جنرل اور کچھ متعلقہ اسٹاف پر مشتمل ہے۔ سیکرٹری جنرل کا تقرر دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ یہ لیگ کا بہت اہم عہدہ ہے۔ سب سے پہلے سیکرٹری جنرل عبد الرحمٰن عظام پاشا (مصری) تھے۔ آج کل عبد الخالق حسونا اس کے سیکرٹری جنرل ہیں۔

خاص اجلاس

عموماً لیگ کونسل کے اجلاس سال میں دو مرتبہ ہوتے ہیں۔ لیکن خاص اجلاس کسی بھی وقت بلایا جا سکتا ہے۔ ۱۹۴۵ء سے اب تک لیگ کے جتنے بھی اجلاس بلائے گئے۔ ان میں دو اجلاس بہت اہم تھے۔

(۱) جون ۱۹۴۵ء کا اجلاس جو شام کی نازک صورت حال پر بحث کرنے کے سلسلے میں تھا۔

(۲) جون ۱۹۴۶ء کا اجلاس جو فلسطین کے مسئلے کی نزاکت کے پیش نظر بلایا گیا تھا

عرب لیگ کی اہمیت

موجودہ سیاست میں جب کہ سائنس کی ترقیوں کے باعث دنیا کے مختلف حصے قریب سے قریب تر آچکے ہیں۔ اور جب دنیا سرمایہ داری اور اشتراکیت کے دو بلاکوں میں انتہائی تیزی کے ساتھ بٹتی چلی جا رہی ہے۔ چھوٹی چھوٹی قوموں کے لئے یہ انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ کہ وہ ان دو بلاکوں کی رسہ کشی سے بچنے کے لئے جلد سے جلد اپنے آپ کو اجتماعی صورت میں لے آئیں۔ اس لئے کہ انتشار کی صورت میں وہ کسی طرح بھی بڑی طاقتوں کے مفادات کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

عرب لیگ کو اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ کہ یہ عرب ممالک کا کتنا اہم ادارہ ہے۔

(۱) دنیا کے آئندہ ڈھانچے میں عرب ممالک کی سیاسی نوعیت متعین کرنا (۲) فلسطین کو کسی عرب ملک کے انفرادی مسئلے کے درجے سے اٹھا کر تمام عرب ممالک کا اجتماعی مسئلہ بنا دینا۔ (۳) لیبیا کی آزادی کے لئے مسلسل جد و جہد کرنا۔ اور اسے آزاد کرا کے ہی دم لینا (۴) عرب ممالک میں مسلسل اتحاد کی کوشش کرتے رہنا۔ (۵) فرانسیسی مراقش۔ الجیریا اور طیونس میں آزادی کی لہر پیدا کر دینا۔ یہ اور اسی قسم کی ساری چیزیں عرب لیگ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ہمیشہ متعلق رہی ہیں۔ آئندہ بھی عرب ممالک اگر لیگ مضبوط بنانے میں کوشاں رہے۔ تو امید ہے۔ کہ یہ ان کا انتہائی قیمتی سرمایہ ثابت ہو سکے گی

سندھ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

ڈگری

مؤرخہ ۲۴ نومبر کو بعد نماز عشا جماعت احمدیہ ڈگری سندھ کا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جس میں قرآن کریم کی تلاوت اور نظموں کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے فضائل نبوی پر تقریر کی۔ اور عزیزہ جمیلہ بیگم ایک چھوٹی احمدی بچی نے مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور پھر مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، آپ کے فضائل اور آپ کی اعلیٰ تعلیم پر روشنی ڈالی۔ حاضرین نے نہایت سکون سے تمام تقاریر کو سنا۔ دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب ختم ہوئی (مرزا مبارک احمد سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ ڈگری سندھ)

کھنڈو

۲۴ نومبر کو کھنڈو میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کیا گیا۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر مبسوط تقریر فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ آپ کا ملک عرب میں ۲۳ سال کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا کر دینا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ (سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کھنڈو تعلقہ دادو ضلع لاڑکانہ سندھ)

میرپور خاص

مؤرخہ ۹/۱۲ بروز منگل بعد از نماز مغرب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد چوہدری محمد شفیع صاحب نے سیرت النبی صلعم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد میں میر عبد القادر صاحب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے حضور انور کے وہ اخلاق پیش کئے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد اپنے بدترین دشمنوں کے سامنے پیش کئے تھے۔ اس کے بعد صدر جلسہ ڈاکٹر محترم صدیقی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال سے سیرت النبی صلعم پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (خاکسار مردان خان)

احباب مدد فرمائیں

میاں فضل الٰہی صاحب خادم مسجد احمدیہ لالہ موسیٰ جب سے مسجد احمدیہ لالہ موسیٰ بنی ہے بغیر معاوضہ خدمات سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ آج کل مالی حالت خراب ہو جانے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ ان کے دو فرزند میٹرک پاس بیکار ہیں۔ ایک سیکنڈ ڈویژن اور دوسرا تھرڈ ڈویژن۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ان لڑکوں کو نوکر رکھ کر یا نوکر کروا کر ثواب حاصل کریں۔ اور ان کو پریشانیوں سے نجات دلا دیں۔ اور مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرما کر مشکور فرمادیں (مرزا عطاء اللہ نیشنل ٹوکو شڈ لالہ موسیٰ محلہ حاجی پورہ)

درخواست دعا

میری دائیں آنکھ خراب ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کے کام میں بھی روک اور رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال بہاولپور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

صوبائی حکومت خوراک کی پیداوار بڑھانے کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے

لاہور ۳ دسمبر ۔ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں غیر سرکاری کارروائی کے دوران میں رانا غلام صابر خان کی اس قرارداد پر بحث کی گئی ۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا ۔ کہ عوام کو سستے داموں پر اناج مہیا کیا جائے ۔ اور صوبہ میں آئندہ قلت غذا کے اعادہ کے تدارک کے لئے فوری اقدام کیا جائے ۔

وزیر زراعت سردار عبد الحمید دستی نے اس قرارداد پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا ۔ کہ تین دریاؤں کے پانی کا رخ موڑنے سے صوبے میں پانی کے ذرائع میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود حکومت آبپاشی کے لئے زیادہ سے زیادہ پانی مہیا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے ۔ اس کے علاوہ محکمہ آبپاشی نے ایک ہزار ایک سو ٹیوب ویل بھی لگوائے ہیں ۔ وزیر زراعت نے کاشتکاروں سے اپیل کی ۔ کہ وہ قومی مفاد کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ رقبے میں گندم کی کاشت کریں ۔ رانا غلام صابر نے آخر کار اپنی قرارداد واپس لے لی ۔

وزیر زراعت سردار عبد الحمید دستی نے قرارداد پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا ۔ کہ صوبائی حکومت صوبے میں خوراک کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے ہر ممکن ذرائع استعمال کر رہی ہے ۔ اس وقت تک ان کی زیادہ تر توجہ سائنسی تجربات کے ذریعہ زراعت کے بہترین طریقے اختیار کرنے اور اچھے بیج حاصل کرنے پر لگی ہوئی ہے ۔ وزیر زراعت نے کہا ۔ کہ میں ایوان کے ایک رکن کی اس تجویز سے متفق ہوں ۔ کہ ان فصلوں کی بجائے جن سے روپیہ حاصل ہوتا ہو ۔ خوراک مہیا کرنے والی فصلوں پر زیادہ زور دیا جائے ۔ وزیر زراعت نے مزید کہا کہ حکومت مصنوعی کھاد کو مقبول بنانے کی بھی کوشش کر رہی ہے ۔ اور اسی وجہ سے صوبہ میں مصنوعی کھاد کی مقدار درآمد سات ہزار سے چالیس ہزار ٹن تک پہنچ گئی ہے ۔

پاک و ہند نہری پانی کا تنازعہ

نئی دہلی ۳ دسمبر ۔ بھارت کے نائب وزیر آبپاشی مسٹر جے ہاتھی نے کل راجیہ سبھا میں کہا ۔ کہ نہری پانی کے تنازعہ میں عالمی بنک کا فیصلہ آخری فیصلہ نہیں ۔ بلکہ وہ صرف ایک خاکہ ہے ۔ جس کے مطابق آئندہ مذاکرات کئے جائیں گے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ نہری پانی کے تنازعہ کو حل کرنے کے لئے نئے سرے سے مذاکرات کرنے کا فیصلہ عالمی بنک کے نمائندوں کے دورہ دہلی و کراچی کے بعد کیا گیا ہے ۔

امریکہ کی مالیاتی پالیسیاں کامیاب رہی ہیں

واشنگٹن ۳ دسمبر ۔ امریکی کانگرس کی مشترک کمیٹی نے اپنی اقتصادی رپورٹ میں بتایا ہے کہ امریکہ کے وفاقی نظام زرکاری اور خزانے کے محکمہ قرضہ جات اور مالیاتی پالیسیوں نے سنہ ۱۹۵۱ء کے بعد قومی معیشت کو مستحکم بنا دیا ہے اور ایک ممکنہ تباہ کن اقتصادی بدحالی کو روک دیا ہے ۔

فرانسیسی حکومت مسلمانوں کے بے گناہ خون سے ہولی کھیل رہی ہے

چٹاگانگ ۳ دسمبر ۔ چٹاگانگ میونسپل کمیٹی کے سابق چیئرمین مسٹر نور احمد نے ایک بیان میں دنیا کی تمام آزادی پسند اقوام سے اپیل کی ہے کہ وہ شمالی افریقہ میں فرانسیسی مظالم کی روک تھام اور وہاں کے عوام کو وحشیانہ نوآبادیاتی نظام کے چنگل سے چھٹکارا دلانے کے لئے کوئی موثر اقدام کریں ۔ اپنے بیان میں مسٹر نور احمد نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے ۔ کہ وہ شمالی افریقہ کے مسلمانوں کو فرانسیسی تشدد سے بچانے کے نیک کام کو اپنے ہاتھ میں لے ۔ اور اس کے لئے تمام آزاد مسلم ممالک کو ایک مرکز پر جمع کرے اور شمالی افریقہ کے عوام کو ان کے پیدائشی حقوق دلانے کا بندوبست کرے ۔ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا ۔ کہ ایک طرف تو اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے تحفظ کا پرچار کیا جا رہا ہے ۔ اور رنگ و نسل اور علاقائی پابندیوں کو ختم کیا جا رہا ہے ۔ دوسری طرف "فرانسیسی جمہوریت پسند" شمالی افریقہ میں انسانی خون کی ہولی کھیل رہے ہیں ۔

موجودہ مختار چلا آ رہا ہے ۔ اسی لئے ایران بحرین پر کوئی پابندی عائد نہیں کر سکتا ۔

پاکستانی طیارہ پاش پاش ہو گیا !

لاہور ۳ دسمبر ۔ پاکستانی فضائیہ کا ایک طیارہ آرمی راؤنٹ ڈپو کے پاس گر کر پاش پاش ہو گیا طیارہ کا پائلٹ ہلاک ہو گیا معلوم ہوا ہے کہ فلائنگ افسر مسٹر مہرداد اس میں تنہا سفر کر رہے تھے ۔ ان کی لاش بذریعہ ہوائی جہاز لاہور لائی گئی ۔ جہاں ان کے آبائی قبرستان ... جھنگ میں انہیں دفن کیا جائے گا ۔

ایران بحرین پر کوئی پابندی عائد نہیں کر سکتا

لندن ۳ دسمبر ۔ ایران نے حال ہی میں یہ دعویٰ کیا تھا ۔ کہ بحرین میں کوئی غیر ملکی طیارہ ایرانی حکومت کی اجازت کے بغیر نہیں اتر سکتا ۔ برطانیہ نے اس دعویٰ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ اس کا کہنا ہے ۔ کہ بحرین کا شیخ گذشتہ دو سو سال سے

الاخوان المسلمون کے ملزموں کے مقدمہ کا فیصلہ ہفتہ کو سنا دیا جائیگا

قاہرہ ۱ دسمبر ۔ عوامی عدالت میں آج بھی اخوان المسلمون کے مرشد عام کے عملے کے ارکان کے مقدمات کی سماعت تیزی سے جاری رہی ۔ اور اس سلسلہ میں سٹیٹ کونسلر منیر اور ریٹائرڈ ونگ کمانڈر عبد المنعم عبد الرؤف اور ... کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی ۔ ان دونوں نے ان الزامات کو ماننے سے انکار کر دیا ۔ کہ وہ اخوان المسلمین کی پالیسی کو متشددانہ بنانے اور انقلابی حکومت کے لیڈروں کو قتل کرنے کی غرض سے خفیہ تنظیم قائم کرنے کے ذمہ دار ہیں ۔

سرکاری وکیل نے مطالبہ کیا ہے ۔ کہ ملک میں استحکام اور اچھی حکومت کی حفاظت کے پیش نظر انہیں موت کی سزا دی جائے ۔

وقفہ کے بعد عدالت نے مرشد عام کے دفتر کے چار اور ارکان کے مقدمات بھی سنے ۔ ان سب کے خلاف یکساں نوعیت کے الزامات عائد ہیں ۔ عملہ کے کل ارکان ۱۶ ہیں ۔ توقع ہے ۔ کہ کرنل ناصر پر قاتلانہ حملہ کرنے والے محمود عبد اللطیف اور باقیماندہ ملزموں کے مقدمات کے فیصلوں کا اعلان ہفتہ کو کر دیا جائیگا ۔

گووند ولبھ پنت بھارتی کابینہ میں شامل

نئی دہلی ۳ دسمبر ۔ مرکزی حکومت سے شائع ہونے والے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے ۔ کہ یو پی کے وزیر اعلیٰ پنڈت ولبھ پنت کو مرکزی کابینہ میں شامل کر لیا گیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ وہ اپنے نئے عہدے کا چارج اس سال کے آخر یا نئے سال کے شروع میں لیں گے ۔ خیال ہے ۔ کہ انہیں وزارت داخلہ کے محکمے دیئے جائیں گے ۔

ایشیا کا امن دنیا بھر میں امن کا ضامن ہوگا

واشنگٹن ۳ دسمبر ۔ وزیر اعظم لنکا سر جان کوٹلہ والا نے اوور سیز پریس کلب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے ہم ایشیا میں امن چاہتے ہیں ۔ اور میں تو یہ کہوں گا ۔ کہ ایشیا کا امن دنیا میں مستقل امن کی کلید ہے ۔ لیکن انہوں نے اس امر کی نشاندہی کرائی ۔ کہ ایشیا میں امن قائم کرنا بنیادی طور پر خود ایشیا والوں کی ذمہ داری ہونی چاہیئے ۔

وزیر اعظم نے اپنے دورۂ امریکہ کے بارے میں کہا ۔ کہ اس کا مقصد خاص دوستی اور خیر سگالی ہے انہوں نے کہا ۔ دوستی میں امن ہے ۔ اور میں لوگوں کو دوست بنانا چاہتا ہوں ۔ ان کے نقطۂ نظر کو سمجھنا چاہتا ہوں ۔ اور ان کو اپنا نقطۂ نظر سمجھانا چاہتا ہوں ۔

لنکا کے لوگوں کو جمہوریت اور آزادی کا پرستار قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا ۔ کہ میں آمریت کو قطعی برداشت نہیں کرتا ۔ آپ نے سنا ہوگا ۔ کہ مجھے ایشیا میں اشتراکیت کا نہایت سرگرم اور ناقابل مصالحت مخالف بیان کیا جاتا ہے ۔

اکالی کمیونسٹ گروپ نے ۸۳ نشستیں حاصل کیں

امرتسر ۳ دسمبر ۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی ۱۲۲ نشستوں میں سے اکالی اور کمیونسٹ گروپ نے ۸۳ نشستیں حاصل کر لی ہیں ۔ اکالی دل نے ۹ کمیونسٹ پارٹی نے اکالیوں کی مدد سے ۴ نشستیں اور خالصہ دل نے ۲ نشستیں حاصل کیں ۔ کل پول ہوا ۔ اکالی دل کے مقامی مستقر میں وصول شدہ اطلاعات کے مطابق جالندھر ، ہوشیارپور اور فیروزپور میں مزید ۹ نشستیں حاصل کر لی ہیں اور کمیونسٹ امیدوار کامیاب ہو گئے ہیں ۔ جالندھر کے ایک حلقہ میں امیدوار گیانی سادھو سنگھ اور کمیونسٹ امیدوار ولید میں براہ راست مقابلہ ہوا ۔ جس میں آخر الذکر کو فتح ہوئی ۔ ہوشیارپور میں سردار دھری سنگھ ایم ایل اے خالصہ دل ، کو اکالی امیدوار سردار جوگندر سنگھ

قبر کے عذاب سے بچو
کارڈ لکھ کر پمفلٹ مفت منگائیں
عبد اللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

امریکہ اور قوم پرست چین کا دفاعی معاہدہ

واشنگٹن ۳ دسمبر ۔ جزیرہ فارموسا اور پیکاڈورس کے دفاع کے لئے امریکہ اگلے چند دنوں میں قوم پرست چین کے ساتھ باہمی دفاع کے ایک معاہدے پر دستخط کرے گا ۔

اس کا اعلان کل یہاں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے کیا ۔ انہوں نے اپنی پریس کانفرنس کو بتایا ۔ امریکہ اور جمہوریہ چین نے دفاعی معاہدے کی بات چیت مکمل کر لی ہے ۔ امریکہ اس سے پہلے مغربی بحر الکاہل کے دوسرے ملکوں کے ساتھ جس قسم کے دفاعی معاہدے کر چکا ہے ۔ یہ معاہدہ بھی ویسا ہی ہوگا ۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۳ سے آگے)

یہ وہ اخلاقی لحاظ سے جماعت اسلامی کے
کان کی طرح اعلیٰ کردار کے مالک ہیں نیز
سلام کے متعلق یہ لوگ وہی نظریہ رکھتے
ں۔ جو جماعت اسلامی کا ہے۔ لہٰذا ایک اجنبی
شخص کے لئے ان لوگوں اور جماعت اسلامی
کے ارکان میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔"
ن الفاظ پر غور فرمایئے مندرجہ ذیل باتیں
نیم تسلیم کرتا ہے۔

(۱) چار آدمیوں کا وفد ضرور امریکہ میں دورہ
رہا ہے۔

(۲) ان کا کردار اور نظریہ وہی ہے۔ جو
عت اسلامی کا ہے۔

(۳) جماعت اسلامی سے ان کا امتیاز کرنا
شکل ہوتا ہے۔

اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ تبلیغی جماعت
ی فرضی چیز ہے اور یہ مکتوب بہت بڑا
مکان ہے۔ کہ دفتر "تسنیم" میں گھڑا گیا
، صرف ان باتوں کو لے لیجئے۔ جو تسنیم کو
تسلیم ہیں۔ اور جو اوپر دی گئی ہیں۔ اب
دنیا میں کوئی ایسا کم سے کم عقل رکھنے والا
نسان ہے۔ جو ان تسلیم شدہ حقائق کی موجودگی
یہ کہہ سکتا ہو۔ کہ سیدنا حضرت امام جماعت
حمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہنے میں کہ جماعت
سلامی کا وفد جو چار اشخاص پر مشتمل ہے۔
ریکہ میں مخفی دورہ کر رہا ہے؟
کوئی ذرا سی عقل رکھنے والا انسان بھی
یادہ سے زیادہ اگر کہہ سکتا ہے تو یہ کہہ سکتا
کہ جن لوگوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ
اطلاع دی۔ انہیں بھی صرف غلطی لگی ہے۔
رہ ودانستہ انہوں نے بھی غلط بیانی نہیں
ہے۔ یہ ہم صرف اس صورت میں کہہ رہے
، جس صورت میں کہ مندرجہ بالا باتیں خود تسنیم
نزدیک بھی تسلیم شدہ ہیں۔ ورنہ ہمیں تسنیم
عادت سے کہ وہ خبروں میں بھی تصرف کرنے
کوئی عار نہیں سمجھتا۔ جیسا کہ ہم نے شروع
ایک مثال بھی دی ہے۔ یہ باور کرنے کا حق
کہ مکتوب زیر بحث تسنیم کے دفتر میں
یا گیا ہے۔ اور تبلیغی جماعت حقیقت میں
ئی وجود نہیں رکھتی۔ اور تسنیم نے یہ جھوٹ
ن لئے تصنیف کیا ہے۔ کہ جماعت احمدی
ریکہ میں جو حرکات مذبوحی کر رہی ہے۔ ان پر
دہ پڑا اور اگرچہ الفضل کے انکشاف کی وجہ
ہو کھلا کر اسے جلدی میں ایسا طریقہ اختیار
کرنا پڑ گیا ہے کہ جس سے خود بخود راز الٹا طشت
از بام ہو گیا ہے۔ اور اب اسی بوکھلاہٹ کا تدارک
الفضل۔ الفضل کے ایڈیٹر اور جماعت احمدیہ
کو کوسنے سے کرنا چاہتا ہے۔

ہم نے شروع میں تسنیم کی کذب بافی کی
صرف ایک مثال دی ہے۔ ورنہ ہم سے زیادہ علمائے کرام
جماعت اسلامی کے اس کردار سے واقف ہیں۔ جن کی ان کے
امیر نے فسادات پنجاب میں آخر تک رہنمائی کرنے کا فخر
لینا چاہا۔ مگر جب اس کا ردعمل ہوا۔ تو علمائے کرام کو
آنکھیں دکھا کر بالکل الگ ہو گئے۔ بلکہ اپنے عدالتی
بیان میں ان پر یہ الزام لگایا۔ کہ انہوں نے ناحق عوام سے
ان کے مکان کا محاصرہ کروا دیا۔ ذیل میں ہم حق و
ناحق کے فیصلہ کے لئے چند معروضات پیش کرتے ہیں۔

(۱) کیا تسنیم میں اتنی اخلاقی جرأت ہے۔ کہ مندرجہ بالا
تصریحات کے بعد وہ اعلان کرے۔ کہ حضرت امام
جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ پر اس نے جو جھوٹ
بولنے کا الزام لگایا ہے۔ اس میں تسنیم حق پر نہیں ہے؟

(۲) کیا جناب مدیر تسنیم جناب نعیم صدیقی اور
جناب امین احسن اصلاحی شاہی مسجد میں نفل پڑھ کر
علمائے کرام کے سامنے حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔
کہ جماعت اسلامی اس کے امیر یا جماعت اسلامی کے
کسی فرد نے امریکہ سے کبھی کسی غرض کے لئے روپیہ *
وصول نہیں کیا؟

(۳) کیا یہ لوگ اسی طریقہ سے حلف اٹھانے کے
لئے تیار ہیں۔ کہ جماعت اسلامی کا کوئی رکن
متفق یا ہمدرد وفد کی صورت میں یا تنہا
کبھی امریکہ کے دورہ پر نہیں گیا۔

ہم نے صرف ٹسٹ پیپر کے طور پر چند باتیں پیش کی
ہیں۔ اسلامی انقلاب کی دعوت کا اگر
دعوے صحیح ہے۔ تو اسے ثابت کرنے کا
یہ بہترین موقعہ ہے۔

ہائیڈروجن بم کی ایجاد نے دفاع کے مسئلہ کو بالکل تبدیل کر دیا ہے (چرچل)

لندن ۳ر دسمبر۔ سر ونسٹن چرچل نے ایوان عام میں تقریر کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے ممبروں کو بتایا۔ کہ ہائیڈروجن بم کی ایجاد نے دفاع کے مسئلہ کو سراسر بدل دیا ہے اور اب ہمیں دفاعی تدابیر کے بجائے انسدادی تدابیر پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔ مسٹر چرچل نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ایٹم بم کی بناء پر جو نظریے قائم کئے گئے تھے۔ ہائیڈروجن بم کی ایجاد نے ان کو بھی دور از کار بنا دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں امریکہ کی پالیسی یہی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ان مسئلوں کو حل کرنے کی کوشش کے دوران میں دستوری اور قدیم اسلحہ سے دستبردار نہیں ہونا چاہیئے۔ روس کو ان اسلحہ کے معاملہ میں بالادستی حاصل ہے۔ اگر ہم نے پرانے ہتھیاروں کو ترک کر دیا۔ تو روس ساری دنیا کو محکوم اور مغلوب کر لیگا۔

ایران میں آٹھ پولیس افسران کو سخت سزائیں

تہران ۳ر دسمبر۔ فوجی عدالت میں ان پولیس افسران کے خلاف مقدمات کی سماعت شروع ہوئی۔ جن پر ایک کمیونسٹ تنظیم میں حصہ لینے کا الزام ہے۔ عدالت نے گیارہ افسران میں سے تین کو بری کر دیا۔ اور آٹھ دوسروں کو تین سال سے پندرہ سال تک کی سزاؤں کا اعلان کیا۔ وکیل سرکار نے تمام ملزمین کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ گذشتہ اکتوبر اور نومبر میں متعدد افسران کو تختہ دار

انڈونیشیا اور ہالینڈ نیوگنی کے متعلق تصفیہ کے لئے مذاکرات جاری رکھیں

نیویارک ۳ر دسمبر۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے نیوگنی کے مسئلہ کے متعلق ایک قرارداد منظور کر لی۔ جس میں یہ توقع ظاہر کی گئی۔ کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ اس قضیہ کے تصفیہ کے لئے منشور اقوام متحدہ کے معمول کے مطابق مذاکرات جاری رکھیں۔ ۴۳ ممالک نے مذکورہ بالا قرارداد کے حق میں رائے دی۔ ۹ نے اس کے خلاف رائے دی اور دس ممالک نے رائے دینے سے پرہیز کیا۔ اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ایکویڈور کے نمائندہ نے انڈونیشیا اور ہالینڈ کے نزاع کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ نیوگنی ڈچ ایسٹ انڈیز میں شامل تھا۔ چونکہ ڈچ ایسٹ انڈیز نے اب انڈونیشیا کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اس لئے نیوگنی بھی یقیناً انڈونیشیا میں شامل ہے۔ ثقافت اور زبان وغیرہ کے اختلافات کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

برطانوی ایٹمی کمیشن

کینبرا ۳ر دسمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر سپلائی مسٹر ہاورڈ بیلے نے یہاں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ برطانوی ایٹمی کمیشن آسٹریلیا میں ایک اور ایٹم بم کا تجربہ کرنے کے لئے ایک مناسب مقام کی تلاش میں دورہ کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تجربہ آسٹریلیا کے جنوبی حصہ کے ایک غیر آباد علاقہ میں کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں غیر سرکاری اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی کمیشن ایٹمی تجربات آئندہ سال کرے گا۔

سرمہ ممیرا خاص

فوائد:۔ بینائی کی کمزوری۔ خارش۔ ککرے۔ پانی کا بہنا۔ دھند جالا۔ اور آنکھوں کی دیگر کئی امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔

چند آراء ملاحظہ فرمائیں:۔

مکرم محمد عبد اللہ صاحب ظفروال تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں نے آپ کا سرمہ اپنی بیوی کو استعمال کرایا۔ نہایت مفید پایا۔ اس کے فوائد سے متاثر ہو کر اپنی دکان پر بورڈ بنوا کر لگوا رہا ہوں۔"

ڈاکٹر عبد القادر صاحب M.P. گورنمنٹ پنشنر صوبہ سرحد تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "میں نے سرمہ ممیرا خاص خود استعمال کیا۔ اس سے میری آنکھوں کی خشونت اور ککرے دور ہو گئے۔ اور نظر بھی تیز ہو گئی۔ میں سفارش کرتا ہوں۔ کہ آنکھوں کے مریض ہمیشہ سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں۔"

مرزا محمد صدیق بیگ صاحب ریٹائرڈ سینٹری انسپکٹر قصور لکھتے ہیں:۔ "مجھے آنکھوں میں خارش، پانی بہنے اور سرخی کی شکایت تھی۔ سرمہ ممیرا خاص کے استعمال سے فوراً افاقہ ہوا۔ ایک رات میں دو دفعہ استعمال کرنے سے نصف کے قریب فائدہ ہوا۔"

پیرزادہ قریشی رشید احمد صاحب ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔ "بلاشبہ آپ کا سرمہ ممیرا خاص آنکھوں کی حفاظت اور کمزوری نظر کے لئے بہترین چیز ہے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ اس کے استعمال سے لکھائی پڑھائی اور سلائی کے کاموں سے جو تھکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ دور ہو جاتی ہے۔ اور چند دن کے استعمال سے نظر میں خاصہ فرق پڑ جاتا ہے۔"

ملنے کا پتہ:۔ **دوا خانہ خدمت خلق ربوہ**

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے، مکمل کورس ۲۵ روپے **دواخانہ نور الدین۔ جودھامل بلڈنگ لاہور**